گردے میں انفیکشن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3642

تاریخ اجراء: 03 رمضان المبارک 1446ھ / 04 مارچ 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک اسلامی بہن کے گردے میں انفیکشن ہو گیا ہے، اور ڈاکٹر نے ان کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے تو اب روزہ کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں گردے کے انفیکشن کی وجہ سے اگر روزہ رکھنے کی صورت میں بیماری بڑھ جانے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا صحیح اندیشہ (یعنی غالب گمان) ہے، تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

اور غالب گمان تین طرح سے حاصل ہو سکتا ہے:

اس کی کوئی واضح علامت ہو یا سابقہ ذاتی تجربہ ہو یا مسلمان غیر فاسق ماہر ڈاکٹر کے بتانے سے معلوم ہوا ہو، اور اگر کہیں غیر فاسق میسر نہ ہو تو پھر ضروری ہے کہ اس کی بات پر غور و فکر کرنے کے بعد دل جمتا ہو کہ یہ ڈاکٹر خوا مخواہ نہیں کہہ رہا۔ اور اس صورت میں بھی اولا دینی ذہن رکھنے والے سے رابطہ کیا جائے اور احتیاط یہ ہے کہ دو تین مزید ماہر ڈاکٹروں سے اس بارے میں مشورہ کر لیا جائے۔

نوٹ: یاد رہے کہ بیماری یا ہلاکت وغیرہ کا محض خیال کافی نہیں، بلکہ مذکورہ طریقوں میں سے کسی طریقے کے مطابق ظن غالب حاصل ہونا ضروری ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ تندرست ہونے کے بعد جتنے روزے چھوڑے ہوں گی، ان کی قضا بھی کرنی ہو گی۔

در مختار میں ہے" (أو مريض خاف الزيادة) لمرضه وصحيح خاف المرض "ترجمہ: مریض کو اپنا مرض بڑھ جانے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا خوف ہو تو روزہ چھوڑ سکتا ہے۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے ”(قوله خاف الزيادة) أو إبطاء البرء“ ترجمہ: (مصنف کا قول مریض کو مرض بڑھ جانے کا خوف ہو) یا دیر سے ٹھیک ہونے کا خوف ہو۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ج 2، ص 422، دار الفکر، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے "(الأعذار التي تبيح الإفطار۔۔۔ ومنها المرض) المريض إذا خاف على نفسه التلف أو ذهاب عضو يفطر بالإجماع، وإن خاف زيادة العلة وامتدادها فكذلك عندنا، وعليه القضاء إذا أفطر كذا في المحيط. ثم معرفة ذلك باجتهاد المريض والاجتهاد غير مجرد الوهم بل هو غلبة ظن عن أمارة أو تجربة أو بإخبار طبيب مسلم غير ظاهر الفسق كذا في فتح القدير. والصحيح الذي يخشى أن يمرض بالصوم فهو كالمريض هكذا في التبيين“ ترجمہ: وہ اعذار جن میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، ان میں سے ایک عذر بیماری ہے، اگر بیمار کو اپنی جان کے تلف ہونے یا کسی عضو کے ضائع ہونے کا خوف ہو تو وہ بالاتفاق روزہ چھوڑ سکتا ہے، اور اگر اسے بیماری کے بڑھنے یا طول پکڑنے کا اندیشہ ہو تو ہمارے نزدیک تب بھی روزہ چھوڑ سکتا ہے اور جب وہ روزہ چھوڑے گا تو اس پر قضا لازم ہو گی، یونہی محیط میں ہے۔ پھر اُس (جان کے ضائع ہونے یا عضو کے تلف ہونے یا بیماری کے بڑھنے یا دیر میں صحیح ہونے) کا علم مریض کے اجتہاد سے ہو گا، اور اجتہاد محض وہم نہیں بلکہ غالب گمان پر مبنی ہو گا جو کسی علامت، تجربے یا کسی مسلمان غیر فاسق طبیب کی خبر سے حاصل ہو، یونہی فتح القدیر میں ہے۔ اور جو تندرست شخص روزہ رکھنے سے بیمار ہونے کا اندیشہ رکھتا ہو، تو وہ بھی مریض کے حکم میں ہو گا، یونہی تبیین میں ہے۔ (الفتاوی الهندية، جلد 1، صفحہ 206، 207، دار الفکر، بیروت)

تبیین الحقائق میں ہے ”والظاهر أنه كالفاسق حتى يعتبر في خبره في الديانات أكبر الرأي كما في خبر الفاسق۔۔۔ ومن الديانات الإخبار بنجاسة الماء حتى إذا أخبره عدل أنه نجس تيمم، ولا يتوضأ به، وإن كان المخبر فاسقا تحرى فيه، وكذا إذا كان مستورا في الصحيح فإن غلب على ظنه أنه صادق تيمم، ولا يتوضأ به۔۔۔ ولو كان أكبر رأيه أنه كاذب يتوضأ به، ولا يتيمم“ ترجمہ: ظاہر یہی ہے کہ مستور الحال فاسق کی طرح ہے یہاں تک کہ دیانات کے متعلق اس کی خبر میں ظنِ غالب کا اعتبار ہو گا جیسا کہ فاسق کی خبر میں ہوتا ہے، اور دیانات میں سے پانی کے ناپاک ہونے کی خبر دینا بھی ہے، تو اگر اسے کسی عادل شخص نے پانی کے ناپاک ہونے کی خبر دی تو یہ تیمم کرے، اور اس پانی سے وضو نہ کرے، اور اگر خبر دینے والا فاسق ہو تو تحری کرے، یونہی جب مستور الحال ہو تو بھی صحیح قول کے مطابق تحری کرے، تو اگر اس کے ظنِ غالب میں یہی ہو کہ یہ سچا ہے تو

تیمم کرے اور اس پانی سے وضو نہ کرے اور اگر اس کا ظن غالب ہو کہ یہ جھوٹا ہے تو اس پانی سے وضو کرے اور تیمم نہ کرے۔(تبیین الحقائق، ج6، ص13، مطبوعہ: قاھرہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں لکھتے ہیں: "مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمان غالب ہو تو ان سب کو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھیں۔۔۔ ان صورتوں میں غالب گمان کی قید ہے، محض وہم ناکافی ہے۔ غالب گمان کی تین صورتیں ہیں: (1) اس کی ظاہر نشانی پائی جاتی ہے یا (2) اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے یا (3) کسی مسلمان طبیب حاذق مستور یعنی غیر فاسق نے اُس کی خبر دی ہو۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ1003، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net